۳۸۲

مشغل تنہائی تھا سوز و ساز عشق بولی کیا معنی کسی سی راز عشق

آپہی ہو نالان و آپہی کھچتا تاب آپہی کرتا آپہی رکھتا

بیخودی سی ہوش کھو دیتا کبھی بیخودی چلا کی رو دیتا کبھی

دمبدم رہ رہ کی یک ٹہٹر مارتا ہنسکی زور سو ہر دو ہتہر مارتا

کھینچتا جب نعرہ آہ سرد کا انکہیان تہی بہتا تھا یہ مطلع درد کا

سینہ و دل جس تو نسی جیا گیا بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا

الغرض جدی تو گذری اس طرح خوش رہی رکھا خدا نی جس طرح

صبح طرف کو نجہ دلدار تھا شام کو زلف سیاہ کا تار تھا

ہر تو جس جا بیہ خدا جاہ ہو دلکو کیا معنی نہ دل سی راہ ہو

دونو نکو لگا جو یا عشق نی ٹھاٹ دونا کر دیکھایا عشق نی

ایک تھا اپنی خریداری یہ غش ایک اپنی گرم بازاری یہ غش

دونوں یکسان جگر بیدار کیا دلنی دونو نکی اثر پیدا کیا

جان تون باہم کی یہ مشتاق تھی جس سی یکدم کی جدائی شاق تھی

بعد مدت کی ہی جو ہوتی چار چشم ڈبڈبا تین دونوکی یکبار چشم

[illegible]